الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ

دار الافتاء والقضاء

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

Name	: Ruqia	Serial No	: 19775	MODE: **Regular**
Address	: Karachi	Date	: 7/16/2013	
Subject	: JAIZ-NAJAIZ	Contact No:		
Writer	: امین اللہ	Email	:	

Salam. Mufti sahb biwi ko marny ki ijzat islam may kin baron per hay. Tafseel say jawab dain. Keya gher kay mamoli larayi jagray per bhi wife aur jawan bayteeyun ko mara ja sakta hay. Jab kay wo koi gair islami kam na ker rahi hon. Aur phir surh nisa ko dekhana theek amal hay kay dekhoo aurat ko marny ka hukum hay.

مفتی صاحب بیوی کو مارنے کی اجازت اسلام میں کن باروں پر ہے۔ تفصیل سے جواب دیں۔ کیا گھر کی معمولی لڑائی جھگڑے پر بھی بیوی اور جوان بیٹیوں کو مارا جاسکتا ہے۔ جبکہ وہ کوئی غیر اسلامی کام نہ کر رہی ہوں۔ اور پھر سورۃ نساء کو دکھانا ٹھیک عمل ہے کہ دیکھو عورت کو مارنے کا حکم ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

شوہر کیلئے بیوی کو گناہ کے اُن کاموں پر مارنے کی اجازت ہے جس پر شرعاً کوئی سزا مقرر نہیں کی گئی ہے۔ مثلاً شوہر کی جنسی خواہش پوری نہ کرنا، اسکے کہنے کے باوجود زینت نہ کرنا، اسکی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنا، اسے بُرا بھلا کہنا، بچوں کو بلاوجہ مارنا وغیرہ۔ اسی طرح بچوں اور بچیوں کو بھی غلط کام پر مارنے کی اجازت ہے۔ تاہم معمولی گھریلو لڑائی پر بیوی کو مارنا اور اس پر سورۃ نساء کی آیت سے استدلال کرنا درست نہیں۔ کیونکہ اولاً تو اس آیت میں مارنے کا حکم وجوب کیلئے نہیں ہے کہ ضرور مارو اور ثانیاً مارنے سے قبل بھی کچھ مراحل ذکر کیئے گئے ہیں جبکہ مارنے کی بھی شریعت نے حدود مقرر کی ہیں کہ اتنی زور سے نہ مارے کہ کوئی عضو تلف ہو جائے یا ہڈی وغیرہ ٹوٹ جائے یا کھال پھٹ جائے بلکہ اس طرح مارنے کا حکم ہے کہ تادیب بھی ہو جائے اور مارنے کا نشان بھی نہ رہے۔

فی احکام القرآن: (واللاتی تخافون نشوزھن فعظوھن واھجروھن فی المضاجع واضربوھن) قال الامام الجصاص تحت الآیۃ) فان قیل لو کان ضربہ ایاھا لأجل النشوز لما اوجب النبی صلی اللہ علیہ وسلم القصاص (الی قولہ) قبل نزول ھذہ الآیۃ التی فیھا اباحۃ الضرب عند النشوز (الی قولہ) وقال سعید عن قتادۃ ضربا غیر مبائن (الی قولہ) وقال الحسن (فاضربوھن) قال ضربا غیر مبرح وغیر مؤثر الخ (ج۲ ط۱۸۸، ۱۸۹)۔

وفی الدرۃ (ویعزر المولی عبدہ والزوج زوجتہ) (علی ترکھا الزینۃ) (الی قولہ) والخروج من المنزل (الی قولہ) والضابط کل معصیۃ لاحد فیھا فللزوج

"جاری ہے"

والمولى التعزير الخ (في الشامية تحته) قال في الولوالجية: له ضربها على هذه الأربعة وما في معناها الخ (ج٤ ص٧٧).

وفيه أيضاً: (ولأب يعزر الابن عليه) في الشامية تحته) أن المراد بالابن الصغير بقرينة ما بعده، أما الكبير فكالأجنبي، نعم قدم الشارح في الحضانة عن البحر أنه إذا لم يكن مأموناً على نفسه فله ضمه لدفع فتنة أو عار، وتأديبه إذا وقع منه شيء الخ (ج٤ ص٧٨) والله أعلم بالصواب

محمد امين الله عفي عنه
دار الافتاء جامعه بنوريه كراچی
٢٠ رجب المرجب ١٤٣٥ه

الجواب صحیح
شیرہ نادر جان عفا الله عنه
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
٢٠/٧/١٤٣٥ه

الجواب صحیح
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
٢١ رجب المرجب ١٤٣٥ه

نائب رئيس دار الافتاء جامعة بنورية العالمية

دار الافتاء
19775
١٤٣٥/٧/٢٢

24/5/14